(EDITORIAL)

اداریہ

مظلوم آبادی

ادھر ’ہماری مظلومیت‘ کی بات ہو رہی تھی، کچھ ادھر ادھر بھی دیکھا جائے۔ دنیا کو مظلومیت کی بات میں ثبات کا اندازہ ہو ہی گیا، اس کی روانی (Currency) کی بھی قیمت بن گئی۔ پھر کیا تھا، دنیا نے اسے ہر طرف ہر طرح سے بھنانا شروع کر دیا۔ اور تو اور، مظلوم بنانے والے بھی اسے بھنانے لگے۔ مظلومیت کی دہائی دیتے ہوئے مظلوم بنانا ظلم کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو گیا۔ ایسے کھیل کا غالباً سب سے زیادہ اور سب سے بڑا اور سب سے آسان شکار انسانیت کی دنیا کی آدھی آبادی ہوئی۔ ایک پوری کی پوری صنف جسے نصف بہتر (Better half) کہا گیا (پتہ نہیں کس لئے؟) اس سے اس طرح اپنا پن بھی جتایا گیا اور ’بہتر‘ کا زبانی اعزاز بھی دیا گیا۔ اب دوسرے نصف (جو بہتر کے مقابلہ میں ’بدتر‘ کا خطاب بھی نہیں لے سکتا) کے ذریعہ برتری جمانے کے جھانسے میں آنا آسان ہو گیا۔ وہ یوں بھی صنف نازک جو ٹھہری، نری نرم جو ٹھہری، پسیج گئی۔ دوسرے نصف کا تجربہ تھا۔

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا

اس لئے اس کے برعکس، تمنا کو چھپا کر حسن خود بین وخود آرا کو بے پرواہ، بے پردہ کر دیا۔ اپنے آپے میں مگن حسن جب بے پرواہ ہوا، اپنے آپے سے باہر ہوا تو اس کے بے حجابی، ننگ پن میں کیا کسر رہ گئی! حسن کے ننگے ناچ نے قیامت مچا دی۔ ادھر دوسرے نصف کو مفت کا مزا ملا، اس کے دل کے جانے اور پاؤں کے پھسلنے میں دیر کیوں ہونے لگی! نتیجہ صاف ہے، اسلام کے سارے کرے دھرے پر پانی پھر گیا۔ اسلام سے پہلے اس صنف نازک، فطرت کی اس پاکیزہ امانت، خلقت کی اس نزاکت کی درگت کیا تھی، نہ پوچھئے۔ ذرا تاریخ میں جھانک کر دیکھئے تو کہیں وہ زندگی بھر بندھوا مزدور تھی، کیا مرن تھی! کہیں اس کی زندگی عقیدہ کی بھینٹ چڑھی تھی۔ اس کی زندگی گھٹن کی ماری تھی، اجیرن تھی۔ کہیں اسے جینے کا حق بھی نہ تھا۔ یہ دوسرے نصف کی جھوٹی عزت اور شان کی نشانی تھی۔ جدھر دیکھئے اندھیر تھی۔ اسلام کے تہذیبی سماجی انقلاب نے اس سارے منظرنامہ کو بدلا۔ اسے برابر سے جینے کا حق دیا، برابر سے ملکیت کا حق دیا۔ اسے برابر کا درجہ دیا۔ اس کی عزت وحرمت کا پاس کیا، حریم عفت کی زینت کیا۔

اسلام کی دیکھا دیکھی دنیا کو بھی اسے کچھ نہ کچھ حق دینے پڑے۔ یہ ’دینے پڑنے‘ کی کسک تھی کہ ’کھسیانی بلی کھمبا نوچے، اور الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ....

اسلام کے اصل نظام (حریم) حرمت وعفت پر سیدھے حملے کی ٹھانی گئی۔

بہانے ڈھونڈ کے پیدا کئے جفا کے لئے

اس طرح اس تاریخی مظلوم نصف کو دوسری طرح سے مظلوم بنایا گیا۔ اسلام کا عدل واعتدال پر قائم حریم عفت وحرمت تار تار کیا گیا۔ لیکن اب جب اس حریم کی دھجیاں فضاؤں پر چھائیں تو دنیا کم از کم اصولی طور پر اس نظام تک پلٹتی ہوئی دکھائی دی جس اسلامی نظام کی دھجیاں اڑائی جاتی رہیں۔

(م۔ر۔عابد)